© rasailojaraid.com

انتساب

یہ ۱۹۳۰ء ہے! اس سال برِ صغیر میں سول نافرمانی کی تحریک عروج پر تھی۔ انڈین نیشنل کانگریس، مسلم نیشنلسٹ پارٹی، جمعیت علمائے ہند، مجلسِ احرارِ اسلام، خدائی خدمت گار تحریک اور دیگر آزادی پسند جماعتیں، تحریک میں پیش پیش تھیں۔ "غلاموں" کا لہو سوزِ یقین سے گرمایا اور سامراج دشمنی سے کھولایا جارہا تھا۔ سرکاری عدالتوں کے بائیکاٹ، شراب و منشیات کی دکانوں پر پکٹنگ اور ولایتی مال اور ولایتی کپڑے کے بائیکاٹ کی مہم، ملک گیر مقبولیت حاصل کر رہی تھی۔ اس پہ مستزاد، "کامل آزادی" کا مطالبہ...... فرنگی کی نیندیں حرام کیے ہوئے تھا۔ مسلمان...... شاتمانِ رسول کی سرکاری سرپرستی پر سخت مضطرب اور مشتعل تھے اور "شاردا ایکٹ" کو مسلم پرسنل لاء کی توہین اور مداخلت فی الدین قرار دے رہے تھے۔ صوبہ سرحد میں پشاور کا قصہ خوانی بازار، بیک وقت پانچ سو سے زائد فرزندانِ وطن کے خونِ ناحق سے لالہ زار ہو چکا تھا۔

عین انہی دنوں، لاہور میں علمائے ہندوستان کے تاریخی اجتماع میں وقت کے سب سے بڑے محدث..... علامہ انور شاہ کاشمیری رحمہ اللہ یہ تاریخی اعلان فرما رہے تھے کہ

"دین کی قدریں بگڑ رہی ہیں۔ کفر چاروں طرف سے یلغار کر چکا ہے۔ اس وقت مسلمانوں کو اپنے لیے ایک امیر کا انتخاب کرنا چاہیئے۔ میں اس کے لیے سید عطاء اللہ شاہ بخاری کو منتخب کرتا ہوں۔ وہ نیک بھی ہیں اور بہادر بھی!"

خطیب الامت و قافلہ سالارِ حریت کو...... "امیرِ شریعت" بنا دیا گیا تو عشقِ بلاخیز کے قافلۂ سخت جاں کی مشکلیں اور منزلیں کچھ اور بڑھ گئیں! مشکلیں اتنی کہ، آساں ہو گئیں۔ منزلیں اتنی کہ، قدم کے خار نکل گئے!

امیرِ شریعت...... پنجاب میں سول نافرمانی کا آغاز کر چکے تھے۔ حکومت ان کی گرفتاری کے لئے سرگرداں تھی۔ لیکن وہ امروہہ، الہ آباد اور آگرہ سے ہوتے ہوئے بمبئی جا پہنچے۔ بندر روڈ بمبئی پر لاکھوں کا مجمع گوش بر آواز تھا۔ امیرِ شریعت نے خطبۂ مسنونہ کے بعد تقریر شروع کی......

"غلامی سب سے بڑا گناہ ہے۔ اگر اس گناہ سے نکلنا ہے تو اس سے بہتر کوئی موقع نہیں کہ ہم انگریز کے خلاف پُر امن لڑائی میں شریک ہو جائیں"

ابھی یہ پہلا فقرہ ہی ادا کر پائے تھے کہ تیز دھار کا ایک خنجر لہراتا ان کی طرف آیا۔ کوہاٹ کا ایک اکیس سالہ پٹھان نوجوان بچۂ نور خان...... بجلی کی سی تیزی سے آگے بڑھا اور خنجر اپنے سینے پر روک لیا۔

ع..... سنبھل اے دل کہ اظہارِ وفا کرنے کا وقت آیا!

خنجر، زہر میں بجھا ہوا تھا، اس لیے بچۂ نور خان فوراً ہی دم توڑ گیا۔

جان دی رہِ محبت میں الٰہی صد شکر
بات جو ہم نے کہی تھی، سو نباہی صد شکر

جرأت و بسالت، غیرت و حمیت، شجاعت و شہامت اور ایثار و قربانی کے پیکر

بچۂ نور خان کے نام

اس کی عظمت کو سلام! ______

سلام اسکی محبت پر سلام اس کے قرینے پر
کہ سینہ تان کر کہتا تھا خنجر آئے سینے پر!

© rasailojaraid.com